# عورت بخوشی حق مہر کی رقم معاف کر دے، تو کیا اب اس رقم کا دوبارہ مطالبہ کر سکتی ہے؟

**مجیب:** ابو محمد مفتی علی اصغر عطاری مدنی

**فتوی نمبر:** Nor-12854

**تاریخ اجراء:** 12 ذیقعدۃ الحرام 1444ھ / 02 جون 2023ء

## دارالافتاء اہلسنت
(دعوت اسلامی)

## سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ اگر کوئی عورت اپنی خوشی سے صراحتاً اپنے حق مہر کی رقم شوہر کو معاف کر دے اور شوہر انکار بھی نہ کرے، تو اب بعد میں کسی بھی وجہ سے وہ دوبارہ شوہر سے حق مہر کا مطالبہ کر سکتی ہے؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

**عورت جب اپنی رضامندی و خوشی سے اپنا حق مہر معاف کر دے تو وہ معاف ہو جائے گا بشرطیکہ شوہر نے انکار نہ کیا ہو، لہذا پوچھی گئی صورت میں وہ عورت شوہر سے دوبارہ حق مہر کی رقم کا مطالبہ نہیں کر سکتی۔**

یہ جواب سوال کے تناظر میں تھا کہ یہاں عورت نے حق مہر کی رقم معاف کی جو کہ دین کی صورت میں تھی۔ البتہ یہ مسئلہ ضرور ذہن نشین رہے کہ اگر حق مہر میں کوئی معین چیز مثلاً معین زمین یا کوئی اور معین سامان طے کیا، تو اب مہر معاف کرنے سے معاف نہیں ہو گا کہ عین چیز میں معافی درست نہیں، لہذا اس صورت میں عورت کو مطالبہ کا حق باقی رہے گا۔

مقررہ مہر بیوی کے بخوشی معاف کر دینے سے معاف ہو جانے کے متعلق ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ”فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ بِهٖ مِنْهُنَّ فَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ فَرِیْضَةً ؕ وَلَا جُنَاحَ عَلَیْكُمْ فِیْمَا تَرٰضَیْتُمْ بِهٖ مِنْۢ بَعْدِ الْفَرِیْضَةِ ؕ“ ترجمہ کنزالایمان: ”تو جن عورتوں کو نکاح میں لانا چاہو ان کے بندھے ہوئے مہر انہیں دو اور قرار داد (طے شدہ) کے بعد اگر تمہارے آپس میں کچھ رضامندی ہو جائے تو اُس میں گناہ نہیں۔“ (القرآن الکریم، پارہ 05، سورۃ النساء، آیت نمبر 24)

مذکورہ بالا آیتِ مبارکہ کی تفسیر میں صدر الافاضل مولانا سید نعیم الدین مراد آبادی علیہ الرحمہ ارشاد فرماتے ہیں: ”خواہ عورت مہر مقرّر شدہ سے کم کردے یا بالکل بخش دے یا مرد مقدار مہر کی اور زیادہ کردے۔“ (تفسیر خزائن العرفان، ص 161، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

تنویر الابصار مع در مختار میں ہے: ”(وصح حطها) لكله او بعضه (عنه) قبل او لا “یعنی عورت کا اپنا سارا مہر یا مہر کا کچھ حصہ معاف کردینا درست ہے، شوہر قبول کرے یا نہ کرے۔

مذکورہ بالا عبارت کے تحت ردالمحتار میں ہے: ”(وصح حطها)۔۔۔۔ولا بد من رضاها۔ ففي هبة الخلاصة خوفها بضرب حتي وهبت مهرها لم يصح لو قادرا على الضرب۔۔۔(لكله او بعضه) قيده في البدائع بما اذا كان المهر دينا اى دراهم اودنانير لان الحط فى الاعيان لا يصح۔ بحر “یعنی حق مہر معاف ہونے میں عورت کا راضی ہونا ضروری ہے، خلاصہ میں ہے کہ شوہر نے عورت کو مار پیٹ کرنے کی دھمکی کے ذریعے خوف دلایا اور عورت نے مہر معاف کر دیا تو مہر معاف نہ ہوا جبکہ شوہر مار پیٹ کرنے پر قادر ہو۔۔۔۔ کل یا بعض مہر، اس مسئلے کو بدائع میں درہم و دینار سے مقید کیا ہے کیونکہ عین چیز میں معافی درست نہیں، بحر۔ (ردالمحتار مع الدرالمختار، ج 3، ص 113 مطبوعہ بیروت، ملتقطاً)

بہارِ شریعت میں ہے: ”عورت کل مہر یا جز معاف کرے تو معاف ہو جائے گا بشر طیکہ شوہر نے انکار نہ کر دیا ہو۔“ (بہارِ شریعت، ج 02، ص 68، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

فتاوٰی امجدیہ میں ہے: ”جب (عورت نے مہر) برضا ور غبت معاف کر دیا تو معاف ہو گیا، اور اب وہ مستحق نہ رہی۔“ (فتاوٰی امجدیہ، ج 02، ص 143، مکتبہ رضویہ، کراچی)

فتاوٰی فقیہ ملت میں ایک سوال کے جواب میں مذکور ہے: ”(پوچھی گئی صورت میں) اگر واقعی زید نے اپنی بیوی سے مقرر شدہ مہر بلا اکراہِ شرعی معاف کروالیا تو معاف ہو گیا۔ اب لڑکی کے والدین کا زید سے مہر کا مطالبہ کرنا سراسر زیادتی ہے۔“ (فتاوٰی فقیہ ملت، ج 01، ص 419، شبیر برادرز)

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم